بسم اللہ الرحمن الرحیم

بصیرت سے عاری باجوہ-عمران حکومت آئی ایم ایف کی استعماری پالیسیوں کے ذریعے ہماری معیشت کا گلا گھونٹ کر اسے بے جان لاشے میں تبدیل کر رہی ہے

اے پاکستان کے مسلمانو! پچھلے بارہ سال کی بلند ترین مہنگائی کی شرح نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا ہے۔ جنوری 2020ء میں مہنگائی کی عمومی شرح 14.5 فیصد تھی جبکہ غذائی اجناس میں مہنگائی کی شرح 20 فیصد تک پہنچ گئی۔ اس مہنگائی نے ہماری کمر توڑ کر رکھ دی ہے؛ ہمارے خون پسینے کی کمائی ہمارے ہاتھوں سے یوں نکلتی جارہی ہے جیسے ریت مٹھی سے پھسلتی ہے۔ ہماری تکلیفیں اس سطح تک پہنچ گئی ہیں کہ ہم بلبلا اٹھے ہیں۔ لیکن 3 فروری 2020ء کو وزیر اعظم عمران خان کے لیے آئی ایم ایف کے منتخب کردہ مشیر برائے مالیات و محصولات، ڈاکٹر عبد الحفیظ شیخ نے دعویٰ کیا، "قوم دیکھے گی کہ جلد ہی قیمتیں گرنا شروع ہوجائیں گی"۔ بے شک حکومت ہمارے غصے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے جھوٹ بول رہی ہے تاکہ ہم استعماری آلۂ کار ادارے، آئی ایم ایف، کے ساتھ حکومت کے مسلسل تعاون کی مخالفت نہ کریں جس نے دنیا بھر میں وسائل سے مالا مال ممالک کی معیشتوں کو برباد کیا ہے۔

حکومت نے آنکھیں بند کرکے آئی ایم ایف کے مطالبے پر عمل کیا اور ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر کو تیزی سے کم کردیا جس کی وجہ سے جنوری 2020ء میں ایک ڈالر 154.2 روپے کا ہوگیا، اور ہم سب بے پناہ مہنگائی کے سیلاب میں ڈوب گئے۔ حکومت نے ہماری کرنسی کو کمزور کیا، ہماری معیشت کی سمت کو تبدیل کیا تاکہ ڈالر کی صورت میں زرِ مبادلہ کمایا جائے جس کا مقصد قرض دینے والے استعماری اداروں کی سودی قسطوں کو ادا کرنا تھا۔ لیکن روپے کی قوتِ خرید کو کم کرنے کی وجہ سے ہر اُس چیز کی قیمت میں زبردست اضافہ ہوگیا جو ہم روپوں میں خریدتے ہیں۔ روپے کی قدر کمزور کرنے سے وہ اہم درآمدات بھی مہنگی ہوگئیں جو ہماری زراعت، صنعت اور ٹرانسپورٹ کے لیے درکار ہیں۔ اور روپے کی قدر کو کمزور کرنے سے حاصل کردہ قرضے مزید مہنگے ہوگئے اور یوں پاکستان کے غیر ملکی قرضوں میں یک دم اضافہ ہوگیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک نے شرح سود میں اضافہ کردیا جس کے نتیجے میں سود کی قسطوں میں بھی زبردست اضافہ ہوگیا جبکہ پہلے ہی ہمارے بجٹ کا ایک تہائی حصہ قرضوں پر بننے والے سود کی ادائیگیوں پر خرچ ہورہا ہے جبکہ قرض کی اصل رقم اس کے علاوہ ہے۔

توانائی کے شعبے کے حوالے سے آئی ایم ایف کی احکامات کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے، حکومت نے جولائی اور ستمبر 2019 کے درمیانی عرصے میں گیس اور بجلی کی قیمتوں میں زبردست اضافہ کیا۔ حکومت نے یہ قدم اس لیے اٹھایا تاکہ توانائی کے شعبے سے منسلک نجی کمپنیوں کا منافع متاثر نہ ہو۔ توانائی کے وسائل کی نجکاری کے نتیجے میں ریاست اس شعبے سے حاصل ہونے والی زبردست دولت (محاصل) سے محروم ہوجاتی ہے اور یہ ریاست کے ہاتھوں سے نکل کر نجی ہاتھوں میں چلی جاتی ہے۔ ان نجی سرمایہ کاروں کو ان کی سرمایہ کاری پر منافع کی یقین دہانی کرائی جاتی ہے جس کی وجہ سے پاکستانی ریاست کا اپنے معاملات چلانے کے لیے سودی قرضے پر انحصار مزید بڑھ جاتا ہے۔ اور چونکہ ٹرانسپورٹ اور پیداواری عمل کے لیے توانائی لازمی طور پر درکار ہے، تو توانائی کی قیمت میں اضافے سے ہماری ضرورت کی کئی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوجاتا ہے اور ہماری تکالیف مزید بڑھ جاتی ہیں۔

اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ استعماریوں کو کسی تعطل اور رکاوٹ کے بغیر سودی ادئیگیاں ہوتی رہیں، حکومت نے آئی ایم ایف کے ساتھ مل کر ٹیکسوں میں اضافہ کیا اور زرِ تلافی (سبسڈی) کو ختم کیا، اور اس طرح ضروریاتِ زندگی کی کئی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا۔ اس حکومت نے انتہائی بے رحمی سے تیل پر ٹیکس اس طرح سے لاگو کیا کہ بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کے باوجود ملک میں تیل کی مصنوعات کی قیمتوں میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔ اس حکومت نے بلا تفریق پوری معیشت پر ظالمانہ سرمایہ دارانہ ٹیکس نافذ کیے اور یہ بھی نہیں دیکھا کہ اس کے نتیجے میں عوام اپنی بنیادی ضروریات کی اشیاء خریدنے کے قابل بھی نہیں رہیں گے۔ اس طرح یہ حکومت ہماری معیشت کا گلا گھونٹ کر اسے ایک بے جان لاشے میں تبدیل کر رہی ہے، ہمارے بازار ویران ہیں، ہمارے کاروبار تباہ ہوچکے ہیں اور ہمارے نوجوان روزگار کے لیے در در کی ٹھوکریں کھاتے اور مایوس نگاہوں کے ساتھ سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتے نظر آرہے ہیں۔

اے پاکستان کے مسلمانو! بصیرت سے عاری باجوہ-عمران حکومت، ہماری تکلیف کو متکبرانہ انداز سے نظر انداز کرتے ہوئے، ہمارے بچوں کے منہ سے روٹی کا آخری نوالہ تک چھین لینا چاہتی ہے محض اس لیے کہ استعماری مالیاتی اداروں کے سودی قرضوں کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے جو ہماری دم توڑتی معیشت پر گِدھوں کی طرح منڈلا رہے ہیں، ایک کے بعد ایک سودی قرضے دے رہے ہیں تاکہ ہماری تکلیفوں کے گرداب کو مزید گہرا بنادیں۔ یہ بات واضح ہے کہ ہم کبھی بھی اس دنیا اور آخرت میں کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک ہم پر ایسے حکمران حکمرانی کرتے رہیں گے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت سے رہنمائی نہیں لیتے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، وَمَنْ

اَعۡرَضَ عَنۡ ذِکۡرِیۡ فَاِنَّ لَـہٗ مَعِیۡشَۃً ضَنۡکًا وَّنَحۡشُرُہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اَعۡمٰی "اور جو میری نصیحت (قرآن) سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے" (طٰہٰ 20:124)۔

صرف اور صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وحی کی بنیاد پر حکمرانی کے تحت ہی مضبوط اور مستحکم کرنسی کا اجرا ہو گا کیونکہ وہ سونے اور چاندی کی بنیاد پر جاری کی جائے گی، جس سے مسلسل مہنگائی کا مسئلہ جڑ سے ختم ہو جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے 4.25 گرام کے سونے کے دینار اور 2.975 گرام کے چاندی کے درھم کو ریاست کی کرنسی کے طور پر برقرار رکھا، اور شرع نے مالیاتی احکامات صرف سونے اور چاندی سے مربوط کیے جیسا کہ دیت اور زکوٰۃ کا نصاب وغیرہ۔ سونے اور چاندی کی بنیاد پر جاری ہونے والی کرنسی کی اپنی ایک حقیقی قدر ہوتی ہے جس سے اس کرنسی کو استحکام ملتا ہے۔ یہ صرف خلافت ہی ہو گی جو ہماری کرنسی کو سونے اور چاندی کی بنیاد پر جاری کرے گی، سونے اور چاندی کے ذخائر جمع کرے گی، ان ذخائر کو برقرار رکھنے کے لیے بارٹر (چیز کے بدلے چیز کی) تجارت کو بروئے کار لائے گی اور بین الاقوامی تجارت کے لیے سونے اور چاندی کے استعمال پر اصرار کرے گی، اور یوں بین الاقوامی تجارت پر مغربی استحصالی کرنسیوں کی گرفت کا خاتمہ کرے گی۔

ریاستِ خلافت کا حکمران جو صرف اور صرف قرآن و سنت کی بنیاد پر حکمرانی کرے گا، توانائی اور معدنیات کے شعبوں میں اسلام کے احکامات نافذ کرے گا جس کی رُو سے یہ وسائل عوامی ملکیت ہیں، جن کے امور کا انتظام ریاست کرتی ہے تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ان وسائل سے صرف چند لوگ فائدہ نہ اٹھائیں، جیسا کہ ان کی نجکاری کے بعد ہوتا ہے، بلکہ پورا معاشرہ ان سے مستفید ہو۔ حکمران ایسا اس لیے کرے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **«الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ الْمَاءِ وَالْكَلَإِ وَالنَّارِ»** "تمام مسلمان تین چیزوں میں شراکت دار ہیں: پانی، چراہ گاہیں اور آگ (توانائی)" (احمد)۔ یقیناً ہمارے علاقوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کوئلہ، گیس، شمسی توانائی، تیل، سونے اور تانبے جیسے عوامی وسائل سے مالا مال کیا ہے، جو ہمیں اس قابل بنا سکتا ہے کہ ہم اپنے پیروں پر پوری استقامت اور قوت سے کھڑے ہوں اور سودی قرضوں کے لامتناہی سلسلے سے نجات حاصل کریں۔

ہمارے عظیم دین میں محاصل (ٹیکس) ان لوگوں سے لیے جاتے ہیں جو معاشی طور پر انہیں ادا کرنے کے قابل ہوتے ہیں، جیسا کہ زکوٰۃ ان لوگوں سے وصول کی جاتی ہے جن کا مالِ تجارت نصاب سے زیادہ ہوتا ہے اور خراج ان سے لیا جاتا ہے جو زرعی زمینوں کے مالک ہوتے ہیں۔ پھر ان محاصل کو ہمارے غریب اور مقروض افراد پر خرچ کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اسلام کی بنیاد پر ہونے والی حکمرانی ہمیں نچوڑے بغیر محاصل جمع کرے گی اور ایک مضبوط اور سرگرم معیشت کو یقینی بنائے گی جیسا کہ اس سے قبل صدیوں تک کیا جاتا رہا، جس کی ایک مثال برصغیر ہند تھا جو اسلام کی حکمرانی تلے دنیا کی کُل دولت کا 23 فیصد پیدا کرتا تھا اور اورنگزیبؒ کی حکمرانی کے دور میں یہ 27 فیصد تک چلا گیا۔

اور اسلام نے استعماری طاقتوں سے قرض لینے کو حرام قرار دیا ہے۔ ایسا اسلام نے صرف سود کی وجہ سے ہی نہیں کیا بلکہ استعماریوں سے قرض لینے کی صورت میں کفار کو ہمارے معاملات پر بالادستی حاصل ہوتی ہے، جس سے ہمیں شدید نقصان پہنچتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **«لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ»** "نہ نقصان پہنچاؤ اور نہ نقصان برداشت کرو" (موطا امام مالک، ابنِ ماجہ)۔

اے پاکستان کے مسلمانو! اُٹھو اور حزب التحریر کے ساتھ مل کر ہر جگہ اور ہر موقع پر خلافت کے قیام کی آواز بلند کر کے اس بصیرت سے عاری قیادت کے ہاتھوں پہنچنے والی مصیبتوں کا خاتمہ کر دو۔ اُٹھو اور افواج میں موجود ہمارے شیروں سے یہ مطالبہ کرو کہ وہ **حزبُ التّحریر** کو نُصرہ فراہم کریں، جو قابلِ قدر فقیہ عطا بن خلیل ابو الرَشتہ کی قیادت میں خلافت کے قیام کی جدوجہد کر رہی ہے، تا کہ اسلام کی بنیاد پر حکمرانی کا عملی طور پر آغاز ہو۔ صرف اور صرف نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت کے قیام کے بعد ہی ہم ایسی قیادت پر خوش ہو سکیں گے جو ہمارے وسائل، ہماری ملکیت، ہمارے جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت اسلام کے ذریعے کرے گی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، ﴿**وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ * بِنَصْرِ اللَّهِ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ**﴾ "اور اُس روز مومن خوش ہو جائیں گے۔ (یعنی) اللہ کی مدد سے۔ وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ غالب اور مہربان ہے" (الروم: 5-4)۔

حزب التحریر

ولایہ پاکستان

20 جمادی الثانی 1441 ہجری

14 فروری 2020ء